

بیتنا اللہ الرحمن الرحیم
Digitized by Khilafat Library Rabwah

برطانیہ میں یاؤنڈ کی قیمت گھٹادی گئی۔ پاکستان اور دیگر ممالک کا رد عمل

نئے یاؤنڈ کی شرح دو ڈالر ساتھی سینٹ
لندن ۱۹ ستمبر (بی۔ پی) برطانیہ کے وزیر خزانہ مسٹرفورڈ کیمس کے اعلان کے مطابق برطانیہ نے یاؤنڈ سٹرنگ کی قیمت گھٹادی ہے۔ اب یاؤنڈ کی قیمت چار ڈالر تین سینٹ کی بجائے دو ڈالر اور آٹھ سینٹ ہوئی۔ بین الاقوامی فنڈ نے اس شرح کو منظور کر لیا ہے۔ اب موٹے کے سرکاری نرخ کو بھی اس کے مطابق ہی بدل دیا جائے گا۔ سوموار کو ایک شاہی اعلان کے مطابق برطانیہ کے تمام بینک اور سٹاک ایکس چینج بند رہیں گے۔ حکومت عدالتی امدادوں کو لاہذا نہیں کرے گی اور گیارہ دن کے اندر اندر ساڑھے چار سینٹ کی قابل مدتی قیمت چھو نہیں جو بنائے گی۔
ماہرین اقتصادیات کا خیال ہے کہ یاؤنڈ کی قیمت گھٹنے سے ڈالر کی قیمتوں میں برطانوی استیوار کے نئے ہانڈ بڑھے گی اور برطانیہ میں ڈالر کو اسے ملوں کی استیوار خریدنا اور اسٹاکس بوجھ گئے گا۔ واضح رہے کہ اس تبدیلی سے کرنسی کی قدر و قدر وہی رہے گی۔ دکانوں میں استیوار کے نرخ بھی وہی رہیں گے اور بجٹ کی قیمت میں بھی کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔

لفظ

روزنامہ لاہور

یوم سہ شنبہ
۲۶ ذیقعدہ ۱۳۶۸ھ
۲۰ ستمبر ۱۹۴۹ء
جلد ۳

فاطمہ جناح میڈیکل کالج کی مقبولیت۔ بیرونی ممالک سے داخلے کی درخواستیں

لاہور ۱۹ ستمبر۔ آج جب مقامی اخباروں کے رپورٹرز مقامی طبی اداروں کا گشت کرتے ہوئے فاطمہ جناح میڈیکل کالج میں پہنچے تو کالج کے مختلف شعبے دکھانے جوئے کون ملے۔ نیا یا کیریج کالج ساری دنیا کے (سلام میں اپنی نوعیت کا واحد طبی ادارہ ہے جس میں پاکستان کے علاوہ دیگر اسلامی ملکوں کی طالبات بھی شامل کرتی ہیں چنانچہ ان میں اٹھ طالبات تو سندھ کی ڈیپارٹمنٹ کے علاوہ اسکے علاوہ سالہ خاتون (جنوبی افریقہ) اور مشرق وسطیٰ کے ممالک سے بھی درخواستیں آئی ہیں۔ اس وقت چھ لیڈی ڈاکٹر ہیں۔ دو کورسز اور کئی دیگر تعلیمی کورسز چل رہے ہیں۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ امرال ایف۔ ایس سی میڈیکل) میں داخلہ ہر بیرونی طالبات کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے جو اس کالج کی مقبولیت کی دلیل ہے۔ محکمہ صحت مغربی پنجاب کے ڈائریکٹر جنرل ایس۔ ایم ملک کی صحبت میں اخبار نویس نے جن اداروں کا نام لیا۔ ان میں فاطمہ جناح میڈیکل کالج کے علاوہ لیڈی ڈاکٹر ہسپتال۔ ڈسٹرکٹ ہسپتال۔ رونیہ کالج اور حفظان صحت کی کائنات خاص طور پر قابل ذکر ہیں لیڈی ڈاکٹر ہسپتال میں کونسل کے اخبار نویسوں کو ملاحظہ سے مرصعہ عہد تین دکھائیں (باقی صفحہ ۸ پر)

۱۲ جن جن میں سے ۲۳ لاکھ کے نوٹ بھیجے جا چکے ہیں رپورٹ میں اس امر کا اظہار کیا گیا ہے کہ بین الاقوامی فنڈ میں سے پاکستانی کوٹے کیلئے اس فنڈ غور کیا جائے گا۔
ابھی نہیں: کراچی ۱۹ ستمبر۔ کراچی میں انجمن ترقی ادارہ کے لائبریری کا افتتاح کرنے ہوئے وزیر اعظم پاکستان نے کہا کہ اچھا اور اس مقام پر نہیں پہنچی کہ اسے فوری طور پر ملک کی قومی زبان قرار دیا جائے۔

اسٹیٹ بینک کی کارگزاری

کراچی ۱۹ ستمبر۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی نازہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ تقسیم کے وقت پاکستان میں شیڈول ملکوں کی فنڈ ادائیگی ۲۲ ستمبر ۱۹۴۸ء سے یہ بینک دیہات کے عوام کی سہولتوں کیلئے ارسال کیے ذرا یعنی شعبے کا بھی رجسٹر کرے گا۔ رپورٹ میں آگے چل کر بتایا گیا ہے کہ اس وقت تک ایک روٹ ۲۲ لاکھ ۴۴ ہزار کے مزید دستاویزی نوٹ واپس کئے گئے۔

امسال ۲ فیصدی گندم زیادہ ہوگی

لاہور ۱۹ ستمبر مغربی پنجاب میں محکمہ زراعت کے چھ ماہ اندازے کے مطابق اس سال گزشتہ سال کے اصل رقم کے مقابلے میں ۹ فیصدی کا اضافہ ہوگا۔ شیخوپورہ۔ ٹنگ۔ ایسا نالی۔ ملتان کے ضلعوں میں سب سے زیادہ بیشی ہوگی۔ امسال زراعت کے پیمانے کا اندازہ ستر لاکھ اٹھاون ہزار ایکڑ کا ہے اور گندم کی پیداوار کا تخمینہ تینسٹ لاکھ بائیس سو ٹن ہے۔ جو گزشتہ سشتہ سال سے ۶ فیصدی زیادہ ہے۔ (سرکاری اطلاع)

کشمیر کے ساتھ پاکستان کی زندگی وابستہ ہے

سید زہاد (سندھ) ۱۹ ستمبر۔ کل حیدرآباد میں سٹی مسلم لیگ اور انجمن افغانان کے زیر اہتمام ایک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے صوبہ سرحد کے وزیر اعظم خان عبدالقیوم خان نے کہا کہ کشمیر کے ساتھ پاکستان کی زندگی وابستہ ہے۔ ہندوستان اگر کشمیر کو اپنے صوبہ صوبہ کھوئے گا لیکن پاکستان کے ساتھ سے نکل جائے پاکستان کی موت کے وارنٹ ہے۔ دستخط کے مترادف ہوگا۔ لہذا ہمیں پاکستان کے اس اہم نکتے کو حاصل کرنے کے لئے اپنی جدوجہد کو اس وقت تک ختم نہ کرنا چاہیے جب تک کہ اسے پاکستان میں شامل نہ کر لیا جائے۔

آپ نے کہا پاکستان میں اس سے زیادہ نازک وقت اور کوئی نہیں آسکتا۔ ہندوستان کی آج کی صورت نے اس پر عظیم کی تقسیم کو بادل ناخواستہ مانا تھا۔ پاکستان کی بیخ کنی کے لئے سر سے پاؤں تک کاٹ دیا گیا ہے۔ ہندوستان استصواب کے نتائج سے ڈرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے کشمیر کیس کی تجاویز کو تسلیم نہیں کیا۔ لہذا آپ صوبہ سرحد کو کشمیر کے حصول کے لئے مشترکہ اور منظم جدوجہد شروع کیجئے۔

آپ نے آخر میں قائد اعظم کی شخصیت کو خراج عقیدت ادا کرنے اور پاکستان کے قیام اور مسلمانوں کو متحد کرنے کی خدمات جلیلہ کا ذکر کرتے ہوئے عوام کو مسلم لیگ کے ساتھ تعاون کی تلقین کی۔

لیبیا کی خود مختاری کی شرط

قاریہ ۱۹ ستمبر (دہلی سے) یقین کیا جاتا ہے کہ اگر عرب ممالک نے سوہالی لیبی کے بارے میں اس تجویز کی حمایت کی کہ اسے اٹلی کے حوالے کر دیا جائے تو اٹلی لیبیا کی خود مختاری کی تائید کرے گا۔ یہ پیشکش مصر میں مقیم اطالوی سفیر نے عرب لیگ کے سیکرٹری مسٹر عبدالرحمن عثمان پاشا کو کی۔

بین الاقوامی حلقوں میں اس خبر پر مہاجرت تحجب کا اظہار کیا جا رہا ہے اور نئی ڈالر کے کم شرح کی پیش گوئی کرنے والے حلقے بھی اگت بد نماں ہیں۔ کیونکہ نئی شرح جو بڑا اضافہ کی شرح سے بھی کم ہے۔ اس خبر سے برطانوی ادارہ کی قیمت گھٹانے کی بجائے سات سٹاک دو پیس ہو جائے گی۔ جنوبی افریقہ کی کانوں کے ماسٹریس جیٹرا اضافہ ہو جائے گا۔
حکومت ہند نے بھی بین الاقوامی مالی فنڈ سے مشورہ کر کے روپے کی قیمت سٹرنگ کے برابر کرنا کی نیت کی ہے۔ چنانچہ منڈیوں کو سٹنڈ اور افراطی سے محفوظ کرنے کے لئے تین دن کے لئے چھٹی کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ ان میں بینک اور دیگر اقتصادیاں مابقی ادارے بند رہیں گے۔ حکومت پاکستان بھی پاکستانی روپے کی شرح نہ بدلے خود کو کوری سے یہاں بھی دو دن کیلئے بینک اور دیگر ایسے ادارے بند رہیں گے۔ ایک تازہ ترین اعلان کے مطابق واشنگٹن۔ ہالینڈ۔ فرانس۔ جنوبی افریقہ اور دیگر ممالک میں بھی خود چور ہے۔ تازہ ترین اطلاع منظر پر ہے۔
سیر کے نیکا کا آئین بن گیا
بن غازی۔ ۱۹ ستمبر۔ آج سیر کے نیکا کے امیر سید ادیس سنوسی نے سیر کے نیکا میں نئے آئین کا اعلان کیا۔ اس آئین کے تحت سیر کے نیکا کو داخلی امور میں کاٹا آزادی ہوگی۔
اس آئین کے تحت ایک اسمبلی منتخب ہوگی۔ اس اسمبلی کو رائے دینے کا حق ہوگا جو چار سال تک مشورے دے سکے گی۔ اسے جب چاہے گا اسے نوٹ کر سکے گا۔ چار ماہ بعد نئے انتخابات ضروری ہوں گے۔ دستاویزی امور کا اختیار و ذمہ داری کو حاصل ہوگا۔ نئے آئین میں مساوات اور آزادانہ اظہار خیال۔ جماعتی تنظیم۔ مذہبی سرگرمیوں کا کمال آزادی کی ضمانت دی جائے گی۔

یہ ذہنیت حسد کے مترادف ہے

شیخہ معاصرہ نجف سیالکوٹ ۵ ستمبر کے پرچم میں مندرجہ بالا عنوان سے لکھا ہے:

"قادیانی سوسائٹی کے روزنامہ الفضل میں ایک بدانت نامہ بخط جلی چھپا ہے۔"

"سال میں ایک احمدی۔ اگر ہم میں سے میر خادوم اس بات کا عہد کر لے کہ وہ سال میں کم از کم ایک احمدی بنائے گا تو چھ سات سالوں میں اتنا عظیم الشان تیرہ پیدا ہو جائے گا کہ اسکی مثال ڈھونڈنی مشکل ہوگی۔"

والفضل ۱۰ ستمبر ۱۹۶۹ء

اس اعلان عام پر ہمارے ایک بزرگ دوست نے اعتراضات کا پلندہ لکھ مارا ہے۔ ہم اس ذہنیت کو حسد سے تعبیر کرتے ہیں۔ کیونکہ احمدی حضرات کو یہ حق پہنچتا ہے کہ غیر احمدیوں کو اپنا ہم خیالی بنانے کی ہر ممکن کوشش آزادی سے کریں۔ لہذا یہ اسی صفحہ پر ان کا یہ حکم نامہ بھی جاری ہوا ہے۔

اپنے نفس کا محاسبہ کیجئے

اجاب جماعت آپ کا یہ دعوے ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کو خدا نے ان اسلامی روایات کو برقرار رکھنے کے لئے جنم دیا ہے جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قائم کیں۔ اور ان روایات کو زندہ رکھنا جن کو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے اپنے خون کی قربانی دے کر زندہ رکھا آپ نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ ذرا اپنے نفس کا محاسبہ کیجئے۔ آپ نے اب تک کس تدریج سے ان احکامات اسلام کے بجالانے اور ان روایات کو زندہ رکھنے کے لئے کوشش کی ہے؟

اگر سب جہد کی یہی کڑی خود ان اسلامی احکامات پر عمل کرنا ہے۔ اور دوسروں کو جہد کی طرح پر شمولیت کی دعوت دینا ہے۔ اگر آپ جیسا کہ فی الواقعہ خود قریباً کر رہے ہیں۔ دوسروں کو بھی اس میں شمولیت کی دعوت دے رہے ہیں۔ تو یقیناً آپ نے ترقی کا پہلا ذریعہ طے کر لیا ہے۔ اگر آپ دوسروں کو دعوت نہیں دے رہے۔ تو ابھی آپ نے قدم اٹھایا ہی ہے زینہ طے نہیں کیا۔

آئیے اور سلسلہ احمدیہ میں دوسروں کو منسلک ہونے کی دعوت دیکھئے۔ خواہ چند منٹ ہی روزانہ صرف کیجئے۔ اور روزانہ محاسبہ کیجئے کہ کیا واقعی آپ تبلیغ احمدیت میں کوشاں ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ اپنی مشکلات مرکز سے حل کرا سکتے ہیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

شکر کا اجر

میری امیر (والدہ عزیز عبد الکریم) دو پیش قادیان کی ذات پر بزرگان سلسلہ اور اجاب نے کثرت کے ساتھ مجھے دینی ہمدردی کے خطوط تحریر فرمائے ہیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے خاص طور پر ہمارے ساتھ دینی ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ اور سیدنا حضرت امیر المؤمنین امیرہ اللہ قالی کی خدمت میں بھی جوازہ غائب پڑھنے کی درخواست فرمائی۔ میں فرداً فرداً تمام اجاب کو خطوط لکھنے سے قاصر ہوں۔ اس سلسلہ اخبار کے ذریعہ سے دریشان قادیان اور دیگر تمام اجاب کا تہ دل سے شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری جملہ مشکلات دور فرمائے۔ اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور فاتحہ بالخیر کرے۔

خاکسار:- عبدالواحد والدہ خراجہ عبد الکریم خالد درویش قادیان) آبادی حاکم رائے گج شہر سنگھ مکان ۹۹ گوجراوالہ

جذبہ باقی تصبیات اور تنگ دلی کی لعنت سے ملندہ کہ ہر ایک شخص کو ارادہ انصاف کہنا چاہتا ہے کہ جس جماعت کے کہ وہ شنبہ روز اپنے فرقہ کی تبلیغ میں منہمک ہوں اور جان و مال کا بڑا حصہ حریہ سے عوام کے دوٹ حاصل کر سکیں۔ قابل مذمت جماعت نہیں۔ (حسدی جماعت ایسے ایسے جھٹلین اشخاص سے جو علم دین سے عموماً بیگانہ ہیں۔ یہ کہلوانا چاہتی ہے کہ "دنیا میں فعال جماعت احمدی ہے۔" اس حصول کے لئے وہ اخبارات سے پورا کام لے رہی ہے۔ کیا سوسائٹی کو اس سے عبرت حاصل کرنی چاہئے یا حسد؟

پیر کوٹ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی جلسہ

دنشہ ۲۵-۲۶ ستمبر بروز ہفتہ۔ اتوار پیر کوٹ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجراوالہ میں جماعت احمدیہ کا ایک پبلک تبلیغی جلسہ ہوگا جس میں مرکز کی طرف سے جناب مولوی عبدالغفور صاحب مولوی ناضل۔ جناب شیخ عبدالقادر صاحب ناضل اور جناب سید فیاض حسین صاحب تشریف لائیں گے۔ اگر دو نواح کی جماعتوں سے درخواست ہے کہ وہ شریک جلسہ ہو کر فائدہ اٹھائیں اور اپنے ہمراہ زینہ تبلیغ غیر احمدی دوستوں کو بھی لانے کی کوشش کریں۔ نیز موسم کے مطابق بصرہ بھی ہمراہ لائیں۔

خاکسار شکر شیخہ احمدہ صاحبہ سیالکوٹی مبلغہ حلقہ

بقیہ صفحہ ۳

اور اب بھی جب حالات سازگار ہوں تو وہیں پہنچنے لیکن ہماری بہن کو شاید یہ مسئلہ تعجب ہوگا۔ کہ حملوں سے بہت پہلے ہماری ستورات اور بچوں کی کثیر تعداد محفوظ مقامات پر پہنچ چکی تھی۔ اور وہاں ان کے نقل سے ستورات اور بچے تو کیا ہمارے مردوں کا بھی بہت کم جانی نقصان ہوا تھا۔ اور یہ کامیابی محض ہمارے امام کی فراست اور دراندیشی اور اس تنظیم کی وجہ سے ہوئی تھی۔ جو احمدیہ جماعت کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہے۔ آخر ہماری عورتیں بھی تو پردہ نشین ہی تھیں۔ ہمارے بچے بھی تو کمزور اور نادان تھے لیکن آج ہماری ایک عورت میں نہیں ہے جسکو پردہ کے خلاف آواز اٹھانے کی ضرورت محسوس ہوتی ہو۔ اس لئے اسے ہماری مظلوم دستم رسیدہ بہن آپ پردہ کے خلاف ناخوشاں ہیں۔ آپ کی حقیقی شکایت کا مرجع مسلمانوں کی غفلت ہے جاگھنٹ اور بے حس ہونا چاہیے۔ آپ پر یہ مصیبت پردہ کی وجہ سے نہیں پڑی اس قسم کی وجہ سے تو ملی تھی۔ جو تمام قوم پر چھائی تھی۔

حضرت امیر المؤمنین تعالیٰ علیہ السلام کی ڈاک رعبہ بھیجی جائے

(۱) سیدنا حضرت امیر المؤمنین امیرہ اللہ قالی نے بنصرہ العزیز رعبہ تشریف لے جا رہے ہیں۔ اس لئے اب لاہور میں حضور کی ملاقات نہ ہو سکے گی۔

(۲) حضور اقدس کی ڈاک رعبہ بھیجوائی جائے۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

اجتماع کے موقع پر دریافت طلب امور سے دفتر مرکز یہ کو ۱۵ اکتوبر تک اطلاع دیں۔ تمام معلومات مہیا کی جاسکیں۔

ڈاکٹر سہرا منور احمد نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکز یہ

۲۰ ستمبر ۱۹۲۹ء

ایک بازیافتہ خاتون کا خط اور پردہ

معاصر مردوں میں ایک بازیافتہ خاتون کا خط لکھا ہوا ہے جو ہم یہاں سچے نقل کرتے ہیں۔ محترم ایڈیٹر صاحب۔ پاکستان کے ایجاد کے بعد پردہ کا موضوع ایک عرصہ سے بحث و تمحیص کا موضوع بن چکا ہے۔ اس کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے ارباب دانش اور علمائے دین نے مختلف نقطہ نظر سے بحث کی۔ میں بزرگان دین کے مقالات پر قدرتی نظر ڈالنے کے قابل تو نہیں۔ لیکن میں اتنا پڑھتی ہوں کہ وہ اہل حرم جو پردہ کے باعث شمس و قمر کی نظروں سے بھی پوشیدہ رکھی گئی تھیں۔ وہ انہیں کس بنا پر مشرقی پنجاب میں جیواؤں کے حوالے کر آئے تھے۔ آج جن بزرگان دین کی رگ حیرت عورتوں کو بے پردہ دیکھ کر پھڑک اٹھتی ہے۔ اس وقت ان کی غیرت کہاں تھی۔ جب ان کی بہو بیٹیوں کی عصمت ان کے سامنے لونی گئی۔ وہ لوگ جو ہیں پردہ میں بٹھا کر ہماری عزت کے محافظ بنے ہوئے تھے مصیبت اور ابتلا کے وقت چینی کی بوس لے کر بھاگ گئے اور ہمیں دردوں کی ہیبت کا نشانہ بنانے کے لئے چھوڑ گئے۔ وہ پردہ نشین و شیرازہ جن کی دنیا گھر کی چار دیواری تک محدود تھی ان کی بے بسی تو دیکھئے کہ اپنے گھر انداز و اطراف سے نا آشنا ہونے کے باعث اپنی جانیں۔ اپنی عزت۔ عصمت و عفت کچھ بھی نہ بچا سکیں۔ جب انہوں نے پہلے پہل اپنے آپ کو اس لامحدود دنیا میں پایا تو اس نا آشنا ماحول میں ان کے قدم شل ہو گئے۔ اس وقت ان کے محافظ تو کون سا سوار ہو کر پاکستان شریف لے گئے۔ اور ان ستم رسیدہ عورتوں کو درد سے بھیروں کی طرح ہانک لے گئے۔ اس کے بعد ہم بد نصیبوں پر جو جیتی ہے وہ یا ہم جانتی ہیں یا شمس و قمر آج وہ جو ہیں دشمنوں کے ہاتھ بے بس چھوڑ کر بھاگ آئے تھے ایک چھوٹی سی بیٹی بڑھی سمجھ کر ہیں واپس گھر لانے سے منکر ہیں۔ پردے کے باعث ہم اعلیٰ تعلیم سے آشنا نہ ہو سکیں۔ کہ آج کس محرز ذریعہ سے بھوک کا مقابلہ کر سکتیں۔ آج میں جس

وقت اپنی بیٹیوں کو در دیوں میں بلیکس پر پڑ کرنے دیکھتی ہوں۔ تو میری آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہو جاتی ہیں۔ کاش یہ قدم آج سے کچھ سال پہلے اٹھایا گیا ہوتا۔ تاکہ ہم اس قدر ذلیل و خوار نہ ہوتیں۔ گزشتہ فسادات اور ہمارے محافظوں کے وطن سے یہ بات عیاں ہو چکی ہے۔ کہ عورتوں کے لئے ایک کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ کہ وہ اپنی عزت و عصمت کی محافظ خود بنیں، اور اگر ہوسکے تو وقت مصیبت اپنے مردوں کو بچا سکیں۔ ایک بازیافتہ کوشناگر لاہور اس خط میں جہاں تک بھگڑے مردوں کی بے غیرتی پر تنقید کی گئی ہے۔ ہمیں اس کی درد مندگی کوئی کام نہیں۔ واقعی یہ ایک نہایت تلخ حقیقت ہے۔ کہ اکثر مسلمان مردوں نے اس قیامت خیز گھر میں صرف اپنی تنہا جان کو محفوظ دامن رکھنے کے لئے اپنے بچوں اور مستورات کو کس مہر میں کے عالم میں چھوڑ کر بھاگ نکلنے کو ترجیح دی۔ ان کا یہ عمل واقعی اسلامی غیرت کے جسے دوسرے لفظوں میں انسانیت کہنا چاہئے منافی تھا۔ ہم وقت کی نزاکت اور دوسری مجبور یوں کو بھی اس لحاظ سے غور و فکر سے زیادہ وقت دینے کو تیار نہیں ہیں۔ اور بر ملا کہتے ہیں۔ کہ بیشتر اسکے کسی مسلمان عورت کی عصمت پروشاہت عمل کیا جاتا۔ غیرت اسلامی کا تقاضا یہی ہوتا چاہیے۔ کہ ایک ایک مسلمان مرد کو لاشعرا شک و خون میں لوثی ہوتی۔ بیشتر اسکے کہ کوئی غیر بری میت سے ہماری ماؤں اور بیٹیوں پر نظر ڈالتا۔ ہیں ایک جان کیا سو سو جان قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کرنا چاہیے تھا۔ اگر اس طرح ایک بھی زندہ مسلمان مرد پاکستان میں نہ ہونچتا۔ تو اس سے بڑھ کر اسلام اور پاکستان کی کوئی خدمت نہیں ہو سکتی تھی۔ اس لحاظ سے ہماری وہ خواتین جن کو وحشی درد مندوں کے حوالے کر کے ہمارے مرد اپنی تنہا جانوں کو بچا کر پاکستان بھاگ آئے تھے۔ ان مردوں کا جتنا بھی شکوہ کریں بجا ہے۔ اور سب سے پہلے ہم اس بازیافتہ خاتون کی خوف بگرفت تائید کرنے کے لئے تیار ہیں۔ بے شک ایسی مصیبت زدہ خواتین کا یہ بھی حق ہے۔ کہ وہ ایسے مردوں سے بوجھیں کہ تم جو ہیں شمس و قمر کی نگاہوں سے بھی چھپا کر لکھتے تھے۔

اور ہماری انگلی ننگی ہونے پر بھی شوریاست پیا کر دیا کرتے تھے۔ تم جو ہمیں گھر کی چار دیواری میں مقید رکھتے تھے۔ اور ہمارے چہروں کو ہوا تک نہیں گھسنے دیتے تھے۔ ہمیں بغیر اپنے بدن کا اسچ اسچ لطفوت کئے دلہیز سے باہر ایک قدم بھی رکھنے کے روادار نہیں تھے۔ اور کلام اللہ اور احادیث نبوی کے رو سے پردے کی فرضیت پر دھواں دھار تقاریر کرتے۔ اور مرصع شماریر رقم فرماتے تھے۔ وہی تم جب ہماری عصمتوں کا سوال پیدا ہوا۔ جب ہمیں وحشی درد سے ہانک کر لے جا رہے تھے۔ تو تم کیوں نہیں چھوڑ کر بھاگ اٹھے تھے۔ اس وقت اسلامی غیرت کہاں تھی۔ بے شک آج ہر ایک ایسے خاتون عمر جن ان مردوں کے سامنے ایک تلخ اور دل ہلا دینے والا سوال بن گئی ہے۔ پھر ہر ایک ایسی بازیافتہ خاتون جس کو واپسی پر دھکا دیا جاتا ہے اور اسکو خاندان میں واپس لینا عار سمجھا جاتا ہے۔ ان مردوں سے یہ پوچھنے کا حق رکھتی ہے۔ کہ اب تمہاری وہ غیرت جو اس وقت جبکہ اسکے دکھانے کا ایک ہی موقعہ تمہاری زندگی میں آیا تھا مگر گئی تھی اب کس شیطانی جادو سے پھر جی اٹھی ہے؟ کیونکہ یہ شیطانی غیرت کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔ اسکو اسلامی غیرت کہنا اسلام کی جہاک ہے۔ ہیں یقین ہے کہ اگر آج ایسے مردان خرابین کے ان تلخ سوالوں کا جواب نہیں دیتے تو وہی کل تو انہیں مجبوراً جواب دینا پڑے گا۔ اگر وہ اپنے آپ کو آج اپنی جھوٹی غیرت کی وجہ سے جواب دہ نہیں سمجھتے۔ تو کل اللہ تعالیٰ کے عذاب کے فرشتہ ان سے ضرور اس سوال کا جواب لے کر چھوڑیں گے۔ جب یہ خواتین قیامت کے روز ان سے اس قسم کا سوال کریں گی۔ یا ہی ذنب قتلتمنی تو ان کو جواب دینا ہو گا۔ یہ سب کچھ بے شک درست ہے۔ لیکن اسکے باوجود ہم یہ بھی عرض کریں گے۔ کہ گوان مصوم اور مجبور خواتین کو قیامت کا مقابلہ کرنا پڑا۔ اور گوان کے ذمہ وار وہی مرد ہیں۔ جو ان کو قمر و شمس کی نظروں سے بھی چھپا چھپا کر رکھتے تھے۔ لیکن اسکو پردہ کے خلاف ایک دلیل کے طور پر پیش کرنا کسی طرح بھی صحیح نہیں ہے۔ اسلام کے قرون اولیٰ کی تاریخ اس دلیل کو جھٹلاتی ہے۔ اس عہد کی اسلامی تاریخ میں ایسے بہت سے واقعات موجود ہیں۔ کہ مسلمان خواتین نے باوجود پردہ کے نہ صرف اپنی حفاظت کی ہے۔ بلکہ مردوں کی برکت کو اپنی شجاعت سے فتح میں تبدیل کر دیا۔ بے شک جن جذبات کا اس بازیافتہ خاتون نے جس کا خط ہم نے اوپر نقل کیا ہے اظہار کی ہے۔ قدرتی اور مجبوری جذبات ہیں۔ اور جس جہنم زاد

سے وہ گزر کر آئی ہیں۔ وہ جتن بھی مردوں کی غیرت کا ماتم کریں بجا ہے۔ بے شک وہ ایسا کرنے کے لئے مجبور ہی نہیں۔ بلکہ ایسا کرنے کا حق ہے۔ لیکن ان کو اپنے حق کے استعمال میں حدود سے آنا نہیں بڑھا چاہیے۔ کہ وہ ایک اسلامی شاعر کو بھی اپنے جائز اور روز ناک شکوہ کے لپیٹ میں لے لیں۔ جس پردہ نے ان کو اس حد تک بے دست و پا کر دیا تھا۔ کہ ان کی دنیا گھر کی چار دیواری تک محدود ہو کر رہ گئی تھی۔ جس پردے نے ان کو اطراف و جوانب سے بالکل نا آشنا رکھا۔ قطعاً وہ پردہ نہیں ہے۔ جس کا اسلام حکم دیتا ہے۔ جس پردے سے مستورات ایسی تعلیم سے محروم رہ جاتی ہیں۔ کہ وہ وقت پڑے پر اپنی روزی نہیں کما سکتیں۔ جو پردہ مستورات کو فوجی ٹریننگ سے باز رکھتا ہے وہ قطعاً اسلامی پردہ نہیں ہے۔ ہماری یہ قابل صد عزت و احترام بہن جس کی آنکھوں میں اپنی بیٹیوں کو در دیوں میں دیکھ کر آنسو آجاتے ہیں۔ بے شک ایک نہایت حقیقت افروز بات کہتی ہیں۔ ان کا جذبہ صحیح اسلامی جذبہ ہے۔ جب وہ کہتی ہیں۔ کہ "کاش یہ قدم آج سے کچھ پہلے اٹھایا گیا ہوتا۔" یہی نہیں بلکہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ کاش مسلمانوں نے بہت سے قدم آج سے بہت پہلے اٹھائے ہوتے جو اب اتنی ذلت و خواری دیکھنے کے بعد بھی وہ نہیں اٹھا رہے۔ تو مسلمانوں کو یہ دان نہ دیکھنا پڑتا۔ کتنے کام تھے جو آج سے بہت پہلے مسلمانوں کو کرنے چاہئے تھے۔ مگر انہوں نے نہ نہی حالانکہ وہ اختیار کو اپنی آنکھوں کے سامنے وہی کام کرتے ہوئے روز دیکھتے تھے۔ ہم یہاں ساری تفصیلات میں نہیں جاسکتے۔ لیکن جملہ اتنا ضرور عرض کر دیتے ہیں۔ کہ مسلمانوں نے جتن نقصان اٹھایا ہے۔ وہ محض اپنی غفلت اور بے حس اور بے ذوقی کی وجہ سے اٹھایا ہے۔ اگر صرف ان میں ایک تنظیم ہی ہوتی۔ تو یقیناً یہ داستان اتنی درد انگیز نہ ہوتی۔ جس کو سنکر بے درد سے بے درد انسان کے سینے میں بھی شعلے بھڑک اٹھتے ہیں۔ اگر صرف مسلمانوں میں تنظیم ہوتی۔ تو یقیناً نتیجہ کچھ اور ہوتا۔ اور ہماری یہ مصیبت زدہ بہن نہ تو مردوں کی بے غیرت کا گلہ کر تیں اور نہ شاعر "پردہ" کے خلاف اس طرح آواز اٹھاتیں ہم یہ بات اپنے ذاتی تجربے کی بنا پر عرض کر رہے ہیں۔ کیونکہ ہمارا عقیدہ وطن قادیان بھی مشرقی پنجاب ہی میں واقع ہے۔ اور پاکستان کی سرحد سے کافی دور ہے۔ حالانکہ ہم اپنے مقصد و تبرک وطن کو قطعاً ترک کا ارادہ نہیں رکھتے تھے۔ رہا تو کچھ عرصہ تک کام ۴ کے نیچے

ہمارے عقائد اور ان کے قرآنی دلائل

داؤد کرم مولانا ابوالعطا صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ (احمد نگر)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاک رستے تعطیلات گرامیں ایک رسالہ زیر عنوان "ہمارے عقائد اور ان کے قرآنی دلائل" مرتب کیا ہے۔ امید ہے کہ یہ رسالہ سالانہ جلسہ ۱۹۶۹ء تک نشر و اشاعت نظارت تبلیغ کی طرف سے شائع ہو سکے گا۔ انشاء اللہ۔ اس رسالہ میں جماعت احمدیہ اور دیگر مسلمان فرقوں کے باہمی اختلافی عقائد پر صرف آیات قرآنیہ سے بحث کی گئی ہے۔ اس رسالہ میں تمہید کے علاوہ دس فصول ہیں۔ جن کے عنوان حسب ذیل ہیں۔ ۱، حکماء اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت علیہم السلام (۲) قرآن مجید مکمل اور دائمی شرفیت ہے۔ اس کی کوئی آیت منسوخ نہیں (۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پائی۔ (۴) خاتمیت محمدیہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بلند ترین مقام (۵) حضرت مسیح موعود اور مسیح موعود کے متعلق قرآنی پیشگوئیاں (۶) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر قرآنی دلائل۔ (۷) دین میں جو چیز جائز نہیں (۹) عدم رجوع موتی۔ (۱۰) عذاب جہنم منقطع ہے۔ اندازہ ہے کہ یہ رسالہ ڈیڑھ صد صفحات پر مشتمل ہوگا۔ عنوانات کے اعلان کے ساتھ ذیل میں اس رسالہ کی تمہید شائع کی جاتی ہے تاکہ احباب میں مفید اور مناسب مشورہ دے سکیں۔ جسے طباعت سے قبل نظر ثانی کے وقت ضرور مد نظر رکھا جائیگا۔ غرض یہ ہے کہ یہ ایک مفید اور تیسریں رسالہ بن سکے۔ واللہ الموفق والعلین۔ (ابوالعطا جالندھری احمد نگر ضلع جھنگ)

۱،

دیباچہ :- اسلامی عقائد کی بنیاد قرآن مجید پر ہے۔ فروعی یا عملی مسائل کا استنباط احادیث سے بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن عقائد کی اساس قرآن مجید پر ہی ہے۔ یقیناً جو عقیدہ قرآن مجید سے ثابت نہیں، وہ اسلامی عقیدہ نہیں۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا یقینی اور قطعی کلام ہے۔ اس میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں احادیث اور اجتہادات میں سیکڑوں اختلافات ہیں۔ جو "صحاح ستہ" اہلسنت والجماعت کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال پر مشتمل چھ مستند کتابیں مسلم ہیں۔ اہل تشیع کے نزدیک وہ کتب پایہ اعتبار سے سابقہ ہیں۔ شیخ صاحبان کے نزدیک احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو چار کتابیں صحاح اربعہ کے نام سے معتبر سمجھی جاتی ہیں۔ سنی حضرات ان کتابوں کو درست تسلیم نہیں کرتے۔ لیکن تمام فرقہ ہائے مسلمانان قرآن مجید کے بارے میں قطعی طور پر متفق ہیں۔ اور ساری دنیا کے اسلام ترقی یافتہ کو یقینی اور آخری حجت مانتی ہے۔ اور دراصل عقیدہ کا انحصار قطعی اور یقینی چیز پر ہی ہو سکتا ہے۔ مشتبہ اور احتمالی چیز پر عقیدہ کی بنیاد نہیں رکھی جاسکتی۔ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ احادیث میں بے شمار قیمتی خزانے موجود ہیں۔ اور اس سمند میں لا تعداد موتی اور جواہر پائے جاتے ہیں۔ اور کیوں نہ الیا ہوتا۔ جبکہ احادیث سید الاولین والآخرین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال کریمہ ہیں۔ مگر چونکہ احادیث راویوں کے واسطے سے ہم تک پہنچی ہیں۔ اور انہیں قطعیت حاصل نہیں۔ نہیں کہا جاسکتا۔ کہ یقینی طور پر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فلاں حدیث ان الفاظ میں ارشاد فرمائی تھی۔ اس لئے ہر مومن مجبور ہے کہ احادیث کے قبول کرنے میں گونا گونا گویا احتیاط سے کام لے۔ اور قرآن مجید کو ہی حجت اور کوٹی قرار دے۔ کیونکہ وہ قطعی طور پر اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اس کا

حرف حرف اللہ تعالیٰ کا فرمودہ ہے۔ اس لئے صلحاء امت کا یہ طریق رہا ہے۔ کہ جو حدیث قرآن مجید کے مخالف ہو۔ اور کسی تاویل سے بھی اس کے موافق قرار نہ پائی ہو۔ اسے رد کر دیتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمودہ ہی نہیں۔ جب احادیث کا یہ مقام ہے۔ تو باقی قیاس و اجتہاد امت کا اسی سے اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ امت مسلمہ کے نزدیک قرآن مجید کے منجانب اللہ اور قطعی و یقینی ہونے کے باعث اسلامی عقائد کی بنیاد اس کو قرار دیا جاسکتا ہے۔ وہی اسلامی عقائد کے لئے حکم اور فیصلہ ہو سکتا ہے۔ اس لئے عقائد کی صحت اور عدم صحت کے لئے بجز قرآن مجید کوئی معیار نہیں۔ اعمال کے لئے بہترین شہادت امت کا تو اتر ہے۔ نسا بدنیل جس طریق پر مسلمان عمل پیرا ہے۔ جس کی آخری کڑی صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی بنیاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریق عمل اور سنت ہے۔ احادیث صحیحہ اس سنت اور عمل کے لئے مؤید ہیں۔ پس اگرچہ سنت۔ حدیث۔ اجماع امت اور قیاس سب مفید ذرائع ہیں۔ اور اعلیٰ قدر مراتب ان کی قیمت اور اہمیت واضح ہے۔ لیکن بہر حال قرآن مجید ثبوت کے تمام ذرائع میں سے اعلیٰ و ارفع ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اور وہ قطعی اور یقینی ہے۔ اس سے کسی عقیدہ کا ثبوت بجز قرآن مجید کسی اور ذریعہ سے نہیں ہو سکتا۔ اور جس عقیدہ کو قرآن مجید ثابت کر دے۔ اسے کوئی حدیث یا قول غلط قرار نہیں دے سکتا۔ اور جس عقیدہ کی تردید قرآن مجید کر دے۔ اسکی تاویل کسی اور ذریعہ سے ممکن نہیں۔ فیما یتحدیث بعد کلامہ لیس منون۔

۲،

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے جب چودھویں صدی ہجری کے سر پر یہ دعویٰ فرمایا۔ کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے مجدد مامور ہوں۔ اس کا فرستادہ ہوں۔ مسیح موعود اور مہدی مہموم ہوں۔ تو علماء زمانہ نے آپ کی شدید مخالفت کی۔ اور آپ پر

کافر۔ دہمال اور خارج از اسلام ہونے کے فتوے لکھائے۔ ان علماء کی بنیاد مخالفت زیادہ تر یہی تھی۔ کہ یہ شخص ہمارے اور ہمارے بزرگوں کے عقائد میں تبدیلی کرتا ہے۔ ہماری تفسیروں سے انحراف کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جواب یہی تھا۔ کہ میں جن عقائد کو پیش کرتا ہوں۔ وہ کتاب اللہ قرآن مجید سے ثابت ہیں۔ اس لئے وہ درست ہیں۔ اور اگر مسیح موعود امت کے فرقوں کے اختلافی خیالات کے لئے حکم ہو کر آئے دالا تھا۔ اور میں وہی مسیح موعود ہوں۔ تو علماء کو میری بات ماننی چاہیے۔ نہ یہ کہ وہ مجھے اپنے اختلافات کی دلیل میں پھنسانے کی کوشش کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس صحیح مسلک پر علماء نے عوام کو یہ کہہ کر برا فرود کیا۔ کہ یہ شخص حدیثوں کا منکر ہے سلف صالحین کے اقوال کا منکر ہے۔ اسی زمانہ میں عجیب حالت تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسلمانوں کو قرآن مجید سے فیصلہ کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ اور مسلمانوں کی نمائندگی کے مدعی مولیٰ صاحبان کہتے تھے۔ کہ قرآن مجید کو کون سمجھ سکتا ہے۔ ہم تو حدیثوں اور بزرگوں کے اقوال سے فیصلہ کریں گے۔ اسی زمانہ کی بات ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے علماء کو دعوت دیتے ہوئے اپنے رسالہ "تحفۃ الندوۃ" کے شروع میں تحریر فرمایا :-

یا اهل دار الندوة تعالوا الی کلمة سواہ بیننا و بینکم لکن لا نحکم الا القرآن۔ ولا نقبل الا ما رواہ ائمتنا قول الرحمن و هذا اھوال الدین المقیم ایھا المتقاعسون وان القرآن کتاب ختم بہ الھدی و فیہ کتب قیمۃ و خبر ما یاتی و ما مضی فیما حدیث بعدہ تو منون۔ اعلموا ان الخیر کلہ فی القرآن۔ و نشر الاحادیث ما خالفہ فاحذروھا ایھا المتقون۔ و کلمہ خالف ھدی القرآن و قصصہ فاعلموا انہ سقط و لا یقبلہ الا الفاسقون۔" (صفحہ ۱۰)

ترجمہ :- اے علماء ندوہ! اولیٰ بات قبول کرو۔ جو ہمارے اور آپ کے لئے خیر ہے اور وہ یہ کہ ہم قرآن کو حکم مان لیں۔ اور اہل عقائد کو قبول کریں۔ جو خدا نے رحمن کے قول کے مطابق ہوں۔ اسے پیچھے رہنے والو۔ یہی قائم رہنے والا دین ہے۔ یقیناً قرآن مجید وہ کتاب ہے۔ جس پر ہدایت کا خاتمہ ہے۔ اور اس میں تمام قائم رہنے والی تعلیمات موجود ہیں۔ آئندہ کی پیشگوئیاں اور گذشتہ فیبر ہی موجود ہیں۔ پس تم قرآن مجید کو چھوڑ کر کسی حدیث پر ایمان لاؤ گے؟ یا دیکھو کہ ہر بھلائی اور عمدہ تعلیم قرآن مجید میں پائی جاتی ہے۔ اور اس کے مخالف احادیث بدترین چیز ہیں۔ اسے اہل تقویٰ ان سے بچو۔ یقیناً جان لو۔ کہ جو بات اور جو خیال قرآن پاک کی ہدایت اور اس کے بیان کردہ واقعات کے خلاف ہے۔ وہ ردی چیز ہے۔ اسے صرف فاسق ہی قبول کرتے ہیں۔

(۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عمر بھر یہ جہاد فرمایا۔ کہ علماء و عقائد کی بنیاد قرآن مجید کو تسلیم کر کے فیصلہ کر لیں۔ مگر چونکہ گذشتہ صدیوں سے عربی مدارس کی تعلیم ایسے ہیچ پر جاری تھی۔ کہ صرف و نحو اور دیگر علوم پر توجہ مدرسوں میں زور دیا جاتا تھا۔ مگر قرآن مجید کو ان دروس میں کتاب "مہجور" قرار دیا گیا تھا۔ اس لئے یہ علماء احمدیہ عقائد کے پرکھنے کے لئے قرآن مجید کو معیار گرداننے سے انحراف کرتے رہے۔ علماء کی یہ روش حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسلک میں کوئی تغیر پیدا نہ کر سکی۔ آپ نے اپنی حجت کو تعلیم دیتے ہوئے ایک بنیادی چٹان کے طور پر ارشاد فرمایا کہ :-

بد تمہارے لئے ایک مزید تعلیم یہ ہے۔ کہ قرآن شریف کو ہجو کی طرح نہ چھوڑو۔ کہ تمہارا اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے۔ وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے۔ ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائیگا۔ نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں۔ مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں۔ مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تم کو شش کر دے۔ کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کریم رکھو۔ اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو۔ تا آسمان پر تم نجات یافتہ نہ سمجھ جاؤ۔ (دکھتی لوح صفحہ ۲۹)

حجت احمدیہ اسی راستہ پر گامزن ہے۔ اور اپنے عقائد کی حقانیت اور روئے قرآن مجید ثابت کرنے کے لئے ہر میدان میں مستعد ہے۔ بے شک دوسرے فرقوں کے افراد کے مقابلہ پر احمدیوں کی تعداد اہمیت قلیل ہے۔ لیکن دنیا میں محض کثرت یا قلت کبھی بھی حق و باطل کا معیار نہیں بنی۔ ایک سچے مسلمان کے لئے قابل غور صرف یہ امر ہے۔ کہ آیا قرآن مجید جو تمام صدائوں کا سرچشمہ ہے۔ وہ احمدی عقائد کی تصدیق کرتا ہے۔ یا نہیں؟ جب قرآن مجید سے یہ عقائد درست ثابت ہو گئے۔ تو مسلمان کا فرض ہے۔ کہ ان کو قبول کرے۔ اور بلا چون و چرا ان کو اپنانے (باقی)

ضروری اعلان

۱۵ ستمبر بروز جمعرات سرگودھا سے لال پور ہر پور چنیوٹ جانے والی ٹرین جو سوا دو بجے کے قریب لال پور پہنچتی ہے۔ اسٹرکٹس میں سینڈ بیگ جس میں دو پاسپورٹ برائے مشرقی افریقہ اور زرد رنگ کی ایک کتاب جس پر International Certificate کے الفاظ لکھے ہوئے ہیں۔ اسکی اندر (Small box) اور چیک (Yellow fever) کے سٹیمپٹ درج ہیں۔ اسی طرح بعض انگریزی شہادت اور نوٹ بک ہیں۔ اور بیگ کے اندر شیخ مبارک احمد علیہ السلام مشرقی کامان لکھا ہوا ہے۔ اگر کسی صاحب کو میں تو شیخ فضل احمد افضل کما فیض لال پور کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ یا اطلاع دیں۔

اے خدا ہرگز ممکن شاداں دل تاریک

(از حضرت مسیح موعودؑ)

(از مکرم سید حمید الدین صاحب جمشید پور)

کر بیا صد کرم کن برکے کو ناصدین است
بلانے او بگرداں گر گئے آفت شود پیدا
اور پھر فرماتے ہیں
ز بدل مال در ریش کس نفس نمی گردد
خدا خود می شود ناصر اگر گمیت شود پیدا

کیا ہی دل افز اور روح پرور کلمات طبعیات ہیں جن کے ایک ایک لفظ سے یہ بات منشرح ہوتی ہے کہ خدا کی راہ میں قربانی کرنے والا کبھی بھی حیرت میں نہیں رہتا ہے اور اگر قضا و قدر کے ماتحت کچھ اسے مصیبت بھی لاحق ہو جائے تو وہ قادر تو انا اسکی مصیبت کو خود ہی دور کر دیتا ہے۔ ایمان یقین اور ہمت ان تین چیزوں کی ضرورت ہے۔ کہ جن کی بدولت ہر احمدی ہاں وہ احمدی جس کو خداوند کرم نے فارغ البالی نزع عطا کی ہے مگر ان چیزوں کی کمی کے سبب وہ میدان آجاتا ہے۔ غریب سے غریب اٹھتا رہتا ہے اپنی استطاعت کے مطابق ان چیزوں کے بدولت قربانیوں میں حصہ لے سکتا ہے اور جو عظیم کام مستحق ٹھہر سکتا ہے خدا سے یہ ہے کہ ایمان بالغہ یقین کامل اور کرمیت یہ تین چیزیں حقیقت میں ایسی ہیں کہ ان سے ہر اس شخص کو کام لینا چاہیے جو اپنے دل میں انقباض پاتا ہے کہ وہ خدا کی راہ میں قربانی کرے۔

جب ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل زندہ خدا۔ زندہ نبی اور زندہ کتاب کی معرفت حاصل کی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم میں مذکری کے آثار نہ پائے جائیں اور ہمارے افعال کھار سے مردنی ٹپکے اور ہمارا نور ایمان اعمال سے ظاہر نہ ہو کیونکہ ایمان اور عمل کا پولی دامن کا ساتھ ہے آخر میں میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس شعر پر اپنا مضمون ختم کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ سولے کریم ہم میں ہر شخص کو توفیق دے کہ ہم اس پر صحیح معنوں میں کامزن ہوں۔ آمین ثم آمین یا ارحم الراحمین۔ از علی ثابت کن آن نورے کہ در ایمان توت دل چو دردی یوسفی در اد کتھان راگزین

درخواست دعا: میری راضی عرضہ سے بخار دیگر امرات میں مبتلا ہے احباب اس کی صحت کا مدد عاجلہ کے لئے درود سے دعا فرمائیں خاک را۔ عبد الکریم کمالیہ

مندر جہر بالاشعر اس رحیم و کریم انسان کی زبان سے نکلا ہے۔ جو دن رات احمد خاندان کے دین کی زبون حالی و پامالی کو دیکھ کر گھٹلا جاتا تھا اور اس کی سہوت و شوکت دوبارہ قائم کرنے کے واسطے مختلف ذرائع سے کام لے رہا تھا۔ وہ زبان مبارک میں نے دشمن کو بھی بددعا نہ دیا آخر کیا وجہ ہے کہ اس شعر میں اس بد بخت انسان کے لئے بددعا نکل گئی۔ جس کو احمد مختار کے دین کی نگر نہیں ہے

میں نے جب غور کیا تو اس نتیجے پر پہنچا کہ یہ بددعا کسی غیر کے لئے نہیں ہے بلکہ اس کیلئے ہے جو احمد مختار کے دین کی زبون حالی اپنی آنکھوں کے دیکھنے کے باوجود اور مسیح زمان علیہ السلام پر ایمان لانے کے باوجود اس کے دین کی اشاعت میں تنہا اور دھن سے کوشاں نہیں ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ہماری جماعت کا ایک کثیر حصہ جہاں بعض ایزدی مختلف قربانیوں کی تحریکات میں دل کھول کر حصہ لے رہا ہے۔ وہاں کچھ حصہ ایسا بھی ہے جو اپنے قلوب میں انشراح حد نہیں پاتا کہ وہ بھی جماعت کے اس مخلص حصہ کے ساتھ دوستی بدوش چلے۔ میرا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ وہ جہنوں نے خود کو احمدیت کے اس نازک دور میں قربانیوں سے الگ رکھا اور بیوی بچے اور خراب داروں کے آرام کو سلسلہ حفرہ احمدیہ کے مخالفت پر مقدم رکھا انہیں در کا سکھ لھیب براہین سے اس بات کے معترف ہیں کہ وہ چندہ نہ ادا کرنے پر بھی تکلیف میں ہیں اور انہیں کوئی فائدہ حاصل نہ ہوا بلکہ اور زیادہ دکھ اور مصیبت کا سامنا کرنا پڑا۔ میری توجہ اس شعر پر منعطف ہو گئی اور میں سمجھ گیا کہ یہ سب اس بددعا کا نتیجہ ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس شعر میں ایسے ہی لوگوں کے لئے کہا تھا

اے بعد جب میں نے غور کیا کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان جوش قیمت انسانوں کے لئے بھی کچھ دعائیہ کلمات نکالے ہیں جو دن رات سخی المقدور دین کی حمایت میں مشغول ہیں اور قربانیوں کے میدان میں قدم ہمیشہ آگے رکھ رہے ہیں تو مجھے یہ دو اشعار حضرت اقدس علیہ السلام کے لئے حضور فرماتے ہیں۔

پاکستان منٹ

وہ محکمہ جہاں روپیہ بنایا جاتا ہے

پاکستان منٹ لاہور پاکستان کی واحد ٹنکسال ہے۔ جس کی بقا و استحکام درحقیقت پاکستان کی بقا و استحکام ہے۔ پاکستان ٹنکسال میں تقسیم ہندوستان سے پہلے تقریباً روزانہ چودہ لاکھ کے بنتے تھے اور اسکے ساتھ ہی سکوں کی ڈھلائی بھی یہاں ہوتی تھی مگر تقسیم ہند کے بعد جہاں کے چودہ لاکھ کی بجائے پانچ یا چھ لاکھ بنتے گئے۔ وہاں ڈھلائی کا کام پاکستان ٹنکسال کو کھڑا کرنے کے لئے اس وقت کے غیر مسلم افراد نے انگلینڈ کی ٹنکسال کے سپرد کر دیا۔ اب تک یہ کام وہاں ہی ہو رہا ہے۔ اس کام کی کمی کے باوجود ٹنکسال کے ملازمین کی تعداد میں کمی قسم کی کمی نہیں کی گئی۔ البتہ ٹائم بارہ گھنٹے روزانہ کی بجائے سات گھنٹے کر دیا گیا۔ کام کم ہونے کے باعث مزدور پارٹی بازی کی لعنت میں مبتلا ہو گئے۔ موجودہ منٹ ماسٹر صاحب نے کمی کام کو کسی حد تک دور کرنے کے لئے ڈاکٹرنہ و تار گھر کی مہر میں جو ہلنگ ٹھہرندوستان سے بن کر آتی تھیں اسی ٹنکسال میں بنوانی شروع کر دی ہیں سرکاری دیگر سرکاری سونے کی صفائی و ڈھلائی کے لئے ایک علیحدہ شعبے کا انتظام کیا ہے جس میں آیا ہے۔ پاکستان سٹیٹ بنک کی مہر سے فوج کے تمذجات و سرکاری دفاتر کے لئے تار لے وغیرہ بنانے کے انتظامات ہو رہے ہیں۔

پاکستان منٹ لاہور پاکستان کی واحد ٹنکسال ہے۔ جس کی بقا و استحکام درحقیقت پاکستان کی بقا و استحکام ہے۔ پاکستان ٹنکسال میں تقسیم ہندوستان سے پہلے تقریباً روزانہ چودہ لاکھ کے بنتے تھے اور اسکے ساتھ ہی سکوں کی ڈھلائی بھی یہاں ہوتی تھی مگر تقسیم ہند کے بعد جہاں کے چودہ لاکھ کی بجائے پانچ یا چھ لاکھ بنتے گئے۔ وہاں ڈھلائی کا کام پاکستان ٹنکسال کو کھڑا کرنے کے لئے اس وقت کے غیر مسلم افراد نے انگلینڈ کی ٹنکسال کے سپرد کر دیا۔ اب تک یہ کام وہاں ہی ہو رہا ہے۔ اس کام کی کمی کے باوجود ٹنکسال کے ملازمین کی تعداد میں کمی قسم کی کمی نہیں کی گئی۔ البتہ ٹائم بارہ گھنٹے روزانہ کی بجائے سات گھنٹے کر دیا گیا۔ کام کم ہونے کے باعث مزدور پارٹی بازی کی لعنت میں مبتلا ہو گئے۔ موجودہ منٹ ماسٹر صاحب نے کمی کام کو کسی حد تک دور کرنے کے لئے ڈاکٹرنہ و تار گھر کی مہر میں جو ہلنگ ٹھہرندوستان سے بن کر آتی تھیں اسی ٹنکسال میں بنوانی شروع کر دی ہیں سرکاری دیگر سرکاری سونے کی صفائی و ڈھلائی کے لئے ایک علیحدہ شعبے کا انتظام کیا ہے جس میں آیا ہے۔ پاکستان سٹیٹ بنک کی مہر سے فوج کے تمذجات و سرکاری دفاتر کے لئے تار لے وغیرہ بنانے کے انتظامات ہو رہے ہیں۔

اب جبکہ حالات اعتدال پر آ رہے ہیں اس امر کے بے حد ضرورت ہے کہ حکومت اس اہم قومی ادارے کی بہتری و استحکام کے وسائل پر غور کرے اس سلسلہ میں بعض چند اہم امور حکومت کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں۔ پاکستان ٹنکسال کے موجودہ ملازمین اگر یونہی برکار رہے تو اس کا نقصان پاکستان کو ہوگا اگر ان پر تخفیف کا کلمہ لایا گیا تو اس کے عام مزدوروں میں بددلی۔ مایوسی اور بے وقوفی کے جذبات ابھر آئیں گے اور اس کا حکومت کی ساکھ پر برا اثر پڑے گا۔ اگر ملازمین کو ایسی حالت میں رکھا گیا تو وہ ہر آنے والی گھڑی کے متعلق اقدامات کے گھوڑے دوڑائیں گے۔ مزید پارٹی بازی۔ شور و شکر پسندی اور بے دلی کا شکار ہوں گے اور یہ صورت بھی تلخ نتائج پر منتج ہوگی۔ میرے خیال میں موجودہ حال کو بہتر

بنانے کے لئے صحیح حل یہ ہے کہ ۱۱ ڈھلائی کا جو کام انگلستان سے کرایا جاتا ہے۔ وہ یہاں کیا جائے۔ اس کے لئے اگر مزید مشینری کی ضرورت ہو تو وہ اولین فرصت میں منگوائی جائے۔ میں نے سنا ہے کہ موجودہ منٹ ماسٹر صاحب نے اس معاملہ میں کچھ سلسلہ جنبانی کی تھی۔ مگر وہ دفتر کی کارروائیوں کے چکر کے سبب ابھی تک تشنہ تکمیل ہے۔ منٹ ماسٹر صاحب کا یہ اقدام لائق تحسین ہے اور انہیں چاہیے کہ وہ اسے جامہ عمل پہنانے کے لئے سعی بیخ سے کام لیں

۱۲) اس وقت جو غیر پاکستانی سکے پاکستان میں رائج ہے۔ اگر اسے اولین فرصت میں واپس لے کر ہندوستان کو واپس دے دیا جائے۔ تو اس سے دو فائدے ہوں گے ایک تو یہ کہ ہمیں اپنی مالیت کا سونا ہندوستان گورنمنٹ سے ملجا بیگا اور اگر کشمیر کے باعث پاکستان اور ہندوستان میں جنگ ہو گئی تو یہ آنے والا سونا خطرہ میں پڑ جائے گا۔ لہذا جلد از جلد ہماری قومی گورنمنٹ کو غیر پاکستانی سکے واپس لے کر ہندوستان بچا دینا چاہیے دوسرے اس کمی کو پرور کرنے کے لئے مزید سکوں کی ضرورت ہوگی

۱۳) اسلامی ممالک کے سکے جو اس وقت تک امریکہ یا انگلستان میں بن رہے ہیں۔ ان سے طے کر کے یہاں بنائے جائیں۔ اس طرح پاکستان اور دوسرے اسلامی ممالک میں نہ صرف یہ کہ آپس میں موروں کا رشتہ مضبوط ہوگا۔ بلکہ پاکستان کی ساکھ اور عزت ان کے دلوں میں بڑھ جائے گی۔ اسکے ساتھ ہی دو باقی امور عرض کرنی چاہتا ہوں اور وہ یہ ہیں۔ ۱) ہم پر دو صد سال کی غلامی کا جو اثر ہے۔ اسے دور کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے قول و فعل میں اسلامی رنگ پیدا کرنے کی کوشش کریں جیسا کہ کسی حد تک کیا جا رہا ہے اسلامی سکوں پر چاند تارے کا نشان نہایت مبارک خیالی ہے اور اسی سلسلہ کا ایک کرطبی اگر اسے مزید تقویت دینے کے لئے سکوں پر سن علیوی کی بجائے سن بھرمی منقوش ہو۔ تو زیادہ بہتر ہے۔

۱۴) اگرچہ پاکستان بننے کے بعد جعلی روپے اس تعداد میں نہیں بن رہے۔ جیسا کہ پہلے بنتے تھے تاہم اس بیماری کو دور کرنے کے لئے روپے کے کنارے چوڑی درجہ کی روپے بنائیں۔ کیونکہ روپیہ۔ اسکی

قصایا

منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کرے (سیکرٹری مقبرہ ہشتی)

وصیت نمبر ۱۸۵۸ میں میرزا احمد ولد شیر محمد صاحب عمر ۲۲ سال ساکن سید والا ضلع شیخوپورہ بقایا ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۱/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اس وقت باہور مبلغ ۵۰ روپے ہے۔ میں تازلیت اپنی ماہر اور آمد کا پانچ حصہ داخلہ خزانہ صدر انجن احمدیہ کرنا ہوں گا اگر کوئی جائیداد کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کار پر داکو کرنا رہوں گا اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ہوگی اس کے پانچ حصہ کی مالک صدر انجن احمدیہ ہوگی۔ اور رقم سید ولایت شاہ انیکٹر و صایا العبدہ۔ میرزا احمد بقلم خود سید والا تحصیل تھکانہ ضلع شیخوپورہ۔ گوہر مشد۔ عبداللہ موسیٰ فائد مجلس خدام الاحمدیہ سید والا۔ گوہر مشد۔ محمد سیکری مال۔

وصیت نمبر ۱۸۵۹ میں شیخ امام الدین ولد مولوی فیروز الدین صاحب عمر ۸ سال ساکن سید والا تحصیل تھکانہ ضلع شیخوپورہ بقایا ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۱/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے رہائشی مکان خام پڑ ۲۲ مرلہ جن کی قیمت ۱۲۲/۱۰ روپیہ ہے اسکے پانچ حصہ کی وصیت بحق صدر انجن احمدیہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کر دوں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کار پر داکو کرنا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گناہ صرف اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ حکمت کی ماہر اور آمد پر جو ۱۰ روپیہ ہے پر ہے میں تازلیت اپنی ماہر اور آمد کا پانچ حصہ داخلہ خزانہ صدر انجن احمدیہ کرتا ہوں گا اور یہ بھی بحق صدر انجن احمدیہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اسکے بھی پانچ حصہ کی مالک صدر انجن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجن احمدیہ کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ فقط رقم محمد سیکری مال جماعت احمدیہ سید والا۔

العبدہ۔ شیخ امام دین موسیٰ سیکری اور علامہ گوہر مشد۔ شیخ انیس احمد فرزند عقیلی موسیٰ دستخط انگریزی۔ دستخط انگریزی۔

وصیت نمبر ۱۸۳۱ میں محمد امین صاحب عمر ۲۵ سال ساکن سکوئی حال لاہور بسنی گجرات محکمہ ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۱/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ سدا باہور آمد مبلغ ۱۰ روپیہ ہے۔ اس تازلیت اپنی ماہر اور آمد کا پانچ حصہ صدر انجن احمدیہ قادیان دارالامان اتار ہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کار پر داکو کرنا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی پانچ حصہ کی مالک صدر انجن احمدیہ قادیان دارالامان ہوگی۔ العبدہ۔ محمد امین موسیٰ۔ گوہر مشد۔ ملک محمد ابراہیم ولد موسیٰ۔ گوہر مشد۔ خاکسار ولایت انیکٹر و صایا۔

وصیت نمبر ۱۸۷۷ میں غلام محمد ولد چوہدری شریف الدین چک ۲۲۳ ڈاکخانہ خالص ضلع لاہور بقایا ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱۱/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ سدا باہور آمد مبلغ ۱۰ روپیہ ہے۔ اس تازلیت اپنی ماہر اور آمد کا پانچ حصہ صدر انجن احمدیہ قادیان دارالامان اتار ہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کے بھی پانچ حصہ کی مالک صدر انجن احمدیہ قادیان دارالامان ہوگی۔ العبدہ۔ محمد امین موسیٰ۔ گوہر مشد۔ ملک محمد ابراہیم ولد موسیٰ۔ گوہر مشد۔ خاکسار ولایت انیکٹر و صایا۔

وصیت نمبر ۱۸۷۹ میں چوہدری جمال الدین احمد ولد چوہدری میرا الدین صاحب عمر ۲۲ سال ساکن قادیان حال سکوئی نیا سکورٹ بقایا ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۱/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ سدا باہور آمد مبلغ ۱۰ روپیہ ہے۔ اس تازلیت اپنی ماہر اور آمد کا پانچ حصہ صدر انجن احمدیہ قادیان دارالامان اتار ہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کے بھی پانچ حصہ کی مالک صدر انجن احمدیہ قادیان دارالامان ہوگی۔ العبدہ۔ محمد امین موسیٰ۔ گوہر مشد۔ ملک محمد ابراہیم ولد موسیٰ۔ گوہر مشد۔ خاکسار ولایت انیکٹر و صایا۔

گوہر مشد۔ محمد امین صاحب عمر ۲۲ سال ساکن سکوئی نیا سکورٹ بقایا ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۱/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ سدا باہور آمد مبلغ ۱۰ روپیہ ہے۔ اس تازلیت اپنی ماہر اور آمد کا پانچ حصہ صدر انجن احمدیہ قادیان دارالامان اتار ہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کے بھی پانچ حصہ کی مالک صدر انجن احمدیہ قادیان دارالامان ہوگی۔ العبدہ۔ محمد امین موسیٰ۔ گوہر مشد۔ ملک محمد ابراہیم ولد موسیٰ۔ گوہر مشد۔ خاکسار ولایت انیکٹر و صایا۔

موقع	ذمیت زمین	توضیح نمبر	کہتان نمبر	پلاٹ نمبر	مقدار زمین	قیمتی
جام پیریا	مکان حاشیہ تالاب	۳۲۷	۳۱	۱۱۱۲، ۱۱۶۱، ۱۱۲۱، ۱۱۱۷	۱۱۱۷	۵۰۰/-
قنادیہ کلر	"	"	"	"	"	"
"	"	"	"	"	"	"
"	"	"	"	"	"	"
ڈاش ڈھیر	"	۱۳۳	۲۰۵	۱۱۲۸، ۱۱۲۷، ۱۱۲۶، ۱۱۲۵	۱۱۲۸	۱۰۰/-
چیمبر اندری	نہر	۱۵۵	۴۹۳	۱۱۲۵، ۱۱۲۴، ۱۱۲۳، ۱۱۲۲، ۱۱۲۱، ۱۱۲۰	۱۱۲۵	۱۵۰/-
تھکانہ چلی	زرعی زمین	"	"	"	"	"

اسی طرح مختلف مقامات میں زمین مندرجہ ذیل رقموں کی خاطر کی گئی ہے۔
مذکورہ بالا جائیداد کی کل قیمت تخمیناً ۵۰ روپیہ ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجن احمدیہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد داخل خزانہ صدر انجن احمدیہ کر کے رسید حاصل کروں تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیا جائے گا ساگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پر داکو کرنا رہوں گا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی پانچ حصہ کی مالک صدر انجن احمدیہ ہوگی۔

Mohd Raisul Huda village Diamond Herfow Distt 24 Pargana BENGALA

گوہر مشد۔ میرزا سعید احمد عرفی عنہ انیکٹر بیت المال صدر انجن احمدیہ

وصیت نمبر ۱۸۷۸ میں غلام احمد ولد چوہدری عبد الحمید صاحب عمر ۱۸ سال ساکن سکوئی نیا سکورٹ بقایا ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۱/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ سدا باہور آمد مبلغ ۱۰ روپیہ ہے۔ اس تازلیت اپنی ماہر اور آمد کا پانچ حصہ صدر انجن احمدیہ قادیان دارالامان اتار ہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کے بھی پانچ حصہ کی مالک صدر انجن احمدیہ قادیان دارالامان ہوگی۔ العبدہ۔ محمد امین موسیٰ۔ گوہر مشد۔ ملک محمد ابراہیم ولد موسیٰ۔ گوہر مشد۔ خاکسار ولایت انیکٹر و صایا۔

سوئے کی گولیاں ہر موسم میں یکساں مفید و شہت انگیز
جنرل ٹانگ جسم کو فوڈ کی طرح
مضبوط بنا دیتی ہیں قیمت ایک ماہ کو صرف ۲ روپے۔
طلیہ عجائب گھر پورٹ بکس ۲۸۹ لاہور

تربیاق اطہر از ایک شیشی ۲۱۸ مکمل کورس سجدیں روپے بہرست مفت منگوائیں :- دو خانہ نور الدین جو دامل بلڈنگ لاہور

